50005-دودھ پلانے والی اور حاملہ کے روزے کا حکم

سوال

کیا میری بیوی جو اپنے دس ماہ کے بچے کو دودھ پلا رہی ہے کے لیے رمضان کے روزے چھوڑنا جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

دودھ پلانے والی اور اسی طرح حاملہ عورت کی دو حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

روزہ اس پر اثرانداز نہ ہو، اور نہ ہی اسے روزہ رکھنے میں مشقت ہو اور نہ ہی اسے اپنے بچے کا خدشہ ہے ، ایسی عورت پر روزہ رکھنا واجب ہے اور اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ روزہ ترک کرے ۔

دوسری حالت :

عورت کو اپنے آپ یا پھر بچے کو نقصان نہ خدشہ ہو، اور اسے روزہ رکھنے میں مشقت ہو تو ایسی عورت کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے لیکن وہ بعد میں اس کی قضاء میں چھوڑے ہوئے روزے رکھے گی ۔

اس حالت میں اس کے لیے روزہ نہ رکھنا افضل اور بہتر ہے بلکہ اس کے حق میں روزہ رکھنا مکروہ ہے ، بلکہ بعض اہل علم نے تو یہ کہا ہے کہ اگر اسے اپنے بچے کا خطرہ ہو تو اس پر روزہ ترک کرنا واجب اور روزہ رکھنا حرام ہے ۔

مرداوی رحمہ اللہ تعالی "الانصاف" میں کہتے ہیں :

ایسی حالت میں اس کے لیے روزہ رکھنا مکروہ ہے ۔ ۔ ۔ اور ابن عقیل رحمہ اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے کہ : اگر حاملہ اور دودھ پلانے والی کو حمل کا بچے کو نقصان ہونے کا خطرہ ہو تو اس کے لیے روزہ رکھنا حلال نہیں ، اور اگر اسے خدشہ نہ ہو تو پھر روزہ رکھنا حلال ہے ۔ اھ اختصار کے ساتھ ۔

دیکھیں : الانصاف للمرداوی (382/7) ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

جب حاملہ اور دودھ پلانے والی قوی اور چوک وچوبند اور بغیر کسی عذر کے روزہ نہ رکھے اور نہ ہی وہ روزے سے متاثر ہو تو اس کیا حکم ہو گا ؟

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے بغیر کسی عذر کے روزہ ترک کرنا جائے نہیں ، اور اگر وہ کسی عذر کی بنا پر روزہ نہ رکھیں تو ان پر بعد میں ان روزوں کی قضاء کرنا واجب ہو گی ۔

اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور جو کوئی مریض ہو یا پھر مسافر اسے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنا ہوگی}۔.

یہ دونوں عورتیں بھی مریض کی مانند ہی ہیں، اور جب ان کا عذر ہو کہ روزہ رکھنے سے انہیں بچے کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھیں اور بعد میں ان ایام کی قضاء کرلیں اور بعض اہل علم قضاء کے ساتھ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو گندم یا چاول یا کھجور وغیرہ بھی دینا ہوگی۔

اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ: ہر حال میں انہیں روزوں کی قضاء کرنا ہوگی، اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں اس لیے کہ کتاب وسنت میں کھانا کھلانے کی کوئی دلیل نہیں پائی جاتی، اور اصل تو بری الذمہ ہونا ہے، یہاں تک کہ اس سے کوئی دلیل مشغول کردے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا یہی مسلک ہے اور قوی بھی یہی ہے۔ اھ

دیکھیں: فتاوی الصیام صفحہ نمبر (161)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی پوچھا گیا کہ:

اگر حاملہ عورت کو اپنے آپ یا اپنے بچے کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہو تو اس کے روزہ افطار کرنے کا حکم کیا ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ حاملہ عورت دو حالتوں سے خالی نہیں:

پہلی حالت: عورت قوی اور چست ہو روزہ رکھنے سے اسے کوئی مشقت نہ ہو اور نہ ہی اس کے بچے پر اثر انداز ہو، تو ایسی عورت پر روزہ رکھنا واجب ہے، اس لیے کہ روزہ ترک کرنے کے لیے اس کے پاس کوئی عذر نہیں۔

دوسری حالت: حاملہ عورت جسمانی کمزوری یا پھر حمل کے بوجھ کی وجہ وغیرہ سے روزہ رکھنے کی متحمل نہ ہو، تو اس حالت میں عورت روزہ نہیں رکھے گی، اور خاص کر جب بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس وقت بعض اوقات روزہ چھوڑنا واجب ہو جاتا ہے۔

اگر وہ روزہ نہ رکھے تو وہ بھی دوسرے عذر والوں کی طرح عذر ختم ہونے کے بعد روزہ قضاء کرے گی، اور جب ولادت سے فارغ ہو جائے تو نفاس کے غسل کے بعد اس پر ان روزوں کی قضاء واجب ہے، لیکن بعض اوقات یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حمل سے فارغ ہو تو اسے کوئی اور عذر درپیش ہو جائے مثلا دودھ پلانا، اس لیے کہ دودھ پلانے والی کھانے پینے کی محتاج ہوتی ہے اور خاص کر گرمیوں کے لمبے دنوں اور شدید گرمی میں تو اسے روزہ نہ رکھنے کی ضرورت ہوگی تاکہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلا سکے۔

تو اس حالت میں بھی ہم اسے یہ کہیں گے کہ آپ روزہ نہ رکھیں بلکہ جب عذر ختم ہو جائے تو ترک کیے ہوئے روزوں کی قضاء کرلیں۔ اھ

دیکھیں: فتاوی الصیام صفحہ نمبر (162)۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتا ہے:

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ترک کرنے کی اجازت دی ہے:

انس بن مالک لعنبی کی حدیث ، جسے احمد اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو روزہ چھوڑے کی رخصت دی اور انہیں مسافر کی مانند قرار دیا ہے ۔

تو اس سے یہ علم ہوا کہ وہ دونوں بھی مسافر کی طرح روزہ ترک کر کے بعد میں اس کی قضاء کریں گی ، اور اہل علم نے یہ ذکر کیا ہے کہ یہ دونوں روزہ اس وقت نہیں رکھیں گی جب انہیں مریض کی طرح روزہ رکھنا مشکل ہو اور اس میں مشقت ہو یا پھر وہ دونوں اپنے بچے کا خطرہ محسوس کریں ۔ واللہ تعالی اعلم ۔ اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (224/15) ۔

اور فتاوی اللجنۃ الدائمۃ میں ہے :

حاملہ عورت پر حمل کی حالت میں روزے رکھنا واجب ہیں لیکن جب اسے روزہ رکھنے کی بنا پر اپنے آپ یا بچے پر خطرہ ہو تو روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے ، لیکن اسے ولادت اور نفاس کے بعد چھوڑے ہوئے روزے بطور قضاء رکھنا ہونگے ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (226/10) ۔

واللہ اعلم .